۳ خطاب بہ جوانانِ اسلام

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

پڑھنا
- مختلف شعرا کے ادب پارے پڑھ کر اس زمانے کی تاریخ سے واقف ہوتے ہوئے عصری تناظر میں اس کی اہمیت پر رائے دے سکیں۔
- کسی بھی نظم کو پڑھ کر حوالوں کے ساتھ اس کے اشعار کی تشریح کرتے ہوئے اس پر اپنی رائے دے سکیں۔

لکھنا
- کسی بھی نظم کو پڑھ کر اس کے اہم نکات کا خلاصہ لکھ سکیں۔
- نظم کے اشعار کی حوالوں (شاعری کے پس منظر، انداز بیان، شعری محاسن کے استعمال کی وضاحت) کے ساتھ تشریح کر سکیں۔

قواعد/زبان
- ذو معانی الفاظ/جملے عبارت سے الگ کر سکیں اور ان کا تحریر میں استعمال کر سکیں۔

شناسی
- نظم بہ لحاظ ہیئت (غزل، مخمس، مسدس) کی شناخت کر سکیں۔
- متشابہ الفاظ کو پہچان کر تحریر و تقریر میں استعمال کر سکیں۔

خاص	أسلاف	آئین	تاجِ سرِدارا	تمدّن	ثریا
الفاظ	جہاں بان	جہاں گیر	شتربان	قزوں تر	منعم

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو وضاحت سے بتائیں کہ بیسویں صدی عیسوی میں مسلمانانِ برصغیر ہندوؤں اور انگریزوں سے سیاسی نجات کے لیے کوششوں میں مصروف تو تھے لیکن اس جدوجہد کو ایک آزاد اور خود مختار ریاست کے نعرے سے علامہ اقبال نے نہ صرف ہم کنار کیا بلکہ عملی طور پر اپنی انقلابی شاعری اور افکار و خیالات سے اُن کے دلوں میں آزادی کی تڑپ، جوش و ولولہ پیدا کیا۔ علامہ اقبال کی ایسی شاعری کے حوالے سے طلبہ کو تفصیل سے بتائیں۔

علامہ محمد اقبال (۱۸۷۷ء۔۱۹۳۸ء)

محمد اقبال نام اور تخلص اقبال تھا۔ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام نور محمد اور والدہ کا نام امام بی بی تھا۔ ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کرنے کے بعد مرے کالج سیالکوٹ میں داخل ہوئے جہاں خوش قسمتی سے انھیں مولوی میر حسن جیسے شفیق استاد مل گئے، جن سے انھوں نے بہت فیض حاصل کیا۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے اقبال نے فلسفے کے مضمون میں ایم۔اے کیا۔ یہاں انھیں پروفیسر ٹامس آرنلڈ جیسے استاد اور رہنما کی صحبت سے فیض یاب ہونے کا بھرپور موقع میسّر آیا۔ گورنمنٹ کالج لاہور میں کچھ عرصہ انھوں نے بہ طور استاد فرائض انجام دیے۔ مگر علم کی لگن انھیں یورپ لے گئی۔ قیامِ یورپ کے دوران انھوں نے کیمبرج یونی ورسٹی سے بار ایٹ لا کی ڈگری حاصل کی۔ علاوہ ازیں میونخ یونی ورسٹی، جرمنی سے پی ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۰۸ء میں وہ وطن واپس آگئے اور اپنی شاعری کے ذریعے ملک و قوم کی اصلاح اور بیداری میں مصروف ہو گئے۔

علامہ اقبال نے اُردو اور فارسی میں پُر اثر اور ولولہ انگیز شاعری کی۔ انھوں نے اپنی شاعری کے ذریعے ملّتِ اسلامیہ کے تنِ مردہ میں زندگی کی لہر دوڑائی اور اپنے اثر انگیز کلام سے عالمِ اسلام کو گراں خوابی سے بیدار کیا۔ اقبال کی اردو شاعری کی کتابوں میں بانگِ درا، بالِ جبریل اور ضربِ کلیم شامل ہیں۔ ارمغانِ حجاز میں بھی کچھ نظمیں اُردو میں ہیں

جب کہ اس کا بیشتر حصہ فارسی میں ہے۔ یہ سب مجموعے کلیاتِ اقبال کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ اردو شعری مجموعوں کے علاوہ فارسی زبان میں بھی علامہ اقبال کا کلام موجود ہے۔ مثنوی اسرارِ خودی ور موزِ بے خودی، پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق، مسافر نامہ، جاوید نامہ؛ اُن کی فارسی شاعری کے مجموعے ہیں۔ اردو، فارسی شاعری کے علاوہ دورِ حاضر کے مسائل اور ان کے حل سے متعلق علامہ اقبال کے انگریزی خطبات کا مجموعہ Reconstruction of Religious Thought in Islam بھی موجود ہے جس سے ان کے فکر و فلسفہ پر کافی روشنی پڑتی ہے۔

پڑھنے سے پہلے پوچھیں

- شاعرِ مشرق کسے کہتے ہیں؟
- "بانگِ درا" کس کا شعری مجموعہ ہے؟

پڑھیں

کبھی اے نوجواں مسلم! تدبر بھی کیا تُونے
وہ کیا گردُوں تھا تُو جس کا ہے اِک ٹُوٹا ہوا تارا
تجھے اس قوم نے پالا ہے آغوشِ محبت میں
کُچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاجِ سرِ دارا
تمدن آفریں، خلاقِ آئینِ جہاں داری
وہ صحرائے عرب یعنی شُتر بانوں کا گہوارا
گدائی میں بھی وہ اللہ والے تھے غیور اتنے
کہ مُنعِم کو گدا کے ڈر سے بخشش کا نہ تھا یارا
غرض میں کیا کہوں تجھ سے کہ وہ صحرا نشیں کیا تھے
جہاں گیر و جہاں دار و جہاں بان و جہاں آرا
اگر چاہوں تو نقشہ کھینچ کر الفاظ میں رکھ دوں
مگر تیرے تخیل سے فزوں تر ہے وہ نظارا
تجھے آبا سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی
کہ تُو گفتار وہ کردار تُو ثابت وہ سیارا
گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا
حکومت کا تو کیا رونا کہ وہ اِک عارضی شے تھی
نہیں دنیا کے آئینِ مسلم سے کوئی چارا
مگر وہ علم کے موتی، کتابیں اپنے آبا کی
جو دیکھیں اُن کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارا

(بانگِ درا)

مشق

پڑھنا

ا۔ درج ذیل اشعار کو پڑھ کر دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

تجھے اُس قوم نے پالا ہے آغوشِ محبت میں
کُچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاجِ سرِ دارا
تمدن آفریں، خلاقِ آئینِ جہاں داری
وہ صحرائے عرب یعنی شُتر بانوں کا گہوارا
گدائی میں بھی وہ اللہ والے تھے غیور اِتنے
کہ مُنعِم کو گدا کے ڈر سے بخشش کا نہ تھا یارا
غرض میں کیا کہوں تجھ سے کہ وہ صحرا نشیں کیا تھے
جہاں گیر و جہاں دار و جہاں بان و جہاں آرا

سوالات:

الف۔ اقبال کے خیال میں مسلم نوجوان کو آغوش محبت میں پالنے والی قوم کی خوبی کیا تھی؟

ب۔ دوسرے شعر میں اقبال نے شُتر بان کسے کہا ہے اور کیوں؟

ج۔ دوسرے شعر کا مفہوم اپنے الفاظ میں لکھیں۔

د۔ علامہ اقبال نے صحرا نشینوں کے کیا اوصاف بتائے ہیں؟

ہ۔ "تاجِ سرِ دارا" کا مفہوم واضح کریں۔

۲۔ علامہ اقبال کی مشہور طویل نظمیں "شکوہ" اور "جواب شکوہ" کا مطالعہ کریں جن میں انھوں نے مسلمانوں کی سیاسی ابتری، زوال اور محرومی اور ان کی وجوہات کا تذکرہ کیا ہے۔ مسلم قوم کے جن مسائل کا ذکر علامہ اقبال نے آج سے سو سال قبل ان طویل نظموں میں کر دیا تھا۔ مسلم اُمہ آج بھی انھی مسائل سے دوچار ہے۔ آپ ان نظموں کو پڑھ کر اس زمانے کی تاریخ سے واقفیت حاصل کریں اور عصری تناظر میں اس کی اہمیت پر رائے کا (تحریری یا زبانی) اظہار کریں۔

۳۔ پڑھی گئی نظم کے درج ذیل اشعار کی حوالوں کے ساتھ تشریح کریں اور اپنی رائے بھی دیں۔

تجھے آبا سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی
کہ تُو گفتار وہ کردار تُو ثابت وہ سیارا
گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا

لکھنا

۴۔ اس نظم کے اہم نکات کا خلاصہ لکھیں۔

۵۔ نظم کے درج ذیل اشعار کی حوالوں (شاعری کے پس منظر، اندازِ بیان، شعری محاسن کے استعمال کی وضاحت) کے ساتھ تشریح لکھیں۔

غرض میں کیا کہوں تجھ سے کہ وہ صحرا نشیں کیا تھے
جہاں گیر و جہاں دار و جہاں بان و جہاں آرا
اگر چاہوں تو نقشہ کھینچ کر الفاظ میں رکھ دوں
مگر تیرے تخیل سے فزوں تر ہے وہ نظارا
تجھے آبا سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی
کہ تُو گفتار وہ کردار تُو ثابت وہ سیارا

قواعد/زبان شناسی

ذو معانی الفاظ

ایسے الفاظ جو دو یا دو سے زائد معانی میں استعمال ہوں۔ مثال کے طور پر: آب (پانی اور چمک)

۵۔ درج ذیل نشان زدہ، ذو معانی الفاظ کو جملوں سے الگ کریں اور اپنے طور پر جملے تحریر کر کے فرق واضح کریں۔

الف۔ میں نے بڑا اصرار کیا لیکن آپ نے میری کوئی عرض نہ سنی۔
اس کپڑے کا عرض کتنا ہے؟

ب۔ پرندے کے پر مت کاٹو۔
کتاب میز پر رکھی ہے۔

ج۔ سونے کی کان میں حادثہ ہو گیا۔
میرے کان میں درد ہے۔

د۔ پانی کو لگن میں ڈالو۔
اسے ڈاکٹر بننے کی لگن ہے۔

نظم بہ لحاظ ہیئت (غزل، مخمس، مسدس) کی شناخت

غزل عربی زبان کا لفظ ہے غزل کے معنی ہیں عشق و محبت کی باتیں کرنا یا عورتوں سے باتیں کرنا۔ شکاری کتوں کے نرغے میں آکر انتہائی بے بسی کی حالت میں ہرن کے منھ سے جو چیخ نکلتی ہے، اسے بھی غزل کہتے ہیں ۔ شاعری کی اصطلاح میں غزل سے مراد شاعری کی وہ قسم ہے جس میں عشق و محبت،

ہجر و وصال کے لطیف احساسات کا بیان ہو۔ غزل کے اشعار کی تعداد ہمیشہ طاق ہوتی ہے جس کی کم سے کم تعداد پانچ اور بعض ناقدین کے نزدیک زیادہ سے زیادہ کی کوئی حد نہیں۔

غزل کا ہر شعر ایک اکائی کی حیثیت رکھتا ہے جو معنی و مضمون کے لحاظ سے دوسرے شعر کا محتاج نہیں ہوتا۔ غزل کا پہلا شعر **مطلع** کہلاتا ہے بہ شرطیہ کہ اس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہوں۔ بہ صورتِ دیگر اُسے غزل کا پہلا شعر تو کہا جائے گا، مگر مطلع نہیں کہلائے گا۔ غزل کے آخری شعر کو **مقطع** کہتے ہیں بہ شرطیہ کہ اس میں شاعر نے اپنا تخلص استعمال کیا ہو۔ اگر ایسا نہ ہو تو وہ غزل کا آخری شعر تو کہلائے گا لیکن مقطع نہیں۔ ہم آواز الفاظ کو **قافیہ** جب کہ قافیے کے بعد دہرائے جانے والے الفاظ کو **ردیف** کہا جاتا ہے۔ ایسی غزل جس میں ردیف استعمال نہ ہو اسے غیر مردّف غزل کہتے ہیں۔

ایسی نظم جس کے ہر بند میں پانچ مصرعے ہوں مخمس کہلاتی ہے۔ ایسی نظم جس کے ہر بند میں چھے مصرعے مسدس کہلاتی ہے۔ اگر مخمس یا مسدس ہیئت میں ہر بند میں ایک مصرع یا شعر بار بار دہرایا جائے تو اُسے ٹیپ کا مصرع یا شعر کہا جاتا ہے اور جس نظم میں ٹیپ کا مصرع یا شعر استعمال ہوتا ہے اُسے ترجیع بند'' نظم کہتے ہیں۔ جس نظم کے ہر بند میں ٹیپ کا مصرع یا شعر نہ ہو اُسے ترکیب بند نظم کہا جاتا ہے۔

۶۔ غزل، مخمس اور مسدس ہیئت کی ایک ایک مثال لکھیں۔

تشابہ الفاظ:

یہ وہ الفاظ ہوتے ہیں جو لکھنے میں ایک جیسے ہوں لیکن ان کے معانی میں فرق ہوتا ہے۔ کبھی کبھار ان کو پڑھنے میں ہلکا سا فرق آ جاتا ہے۔ مثال کے طور پر لفظ تاریخ ہے۔ یعنی مہینے کا دن اور گزرا ہوا زمانہ، روایات۔ اسی طرح اتفاق یعنی ایک ہونا یا اچانک مل جانا۔ اسی طرح کچھ الفاظ پڑھنے میں ایک جیسے ہوتے ہیں یعنی ان کا تلفظ یا ادائی ایک جیسی ہوتی ہے لیکن ان کا املا اور معانی مختلف ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر: منبر اور ممبر یا ارض اور عرض وغیرہ۔ ایسے الفاظ کو تشابہ الفاظ کہتے ہیں۔

۷۔ درج ذیل تشابہ الفاظ کو پہچان کر انھیں تحریر و تقریر میں استعمال کریں:

اصل، عسل، آم، عام، الم، علم، قلب، کلب، مقدر، مکدر

سرگرمی

اقبال کی نظم علی گڑھ کے طلبہ سے خطاب'' کو پڑھ کر اس میں سے اپنی پسند کے دو اشعار میں موجود موضوعات کی وضاحت لکھیں اور اُسے اپنے ساتھی طلبہ کے سامنے پیش کریں۔